روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 26/اکتوبر 2013ء 20 ذوالحج 1434 ہجری 26/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 243

بہت بڑا اجر ہے

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

(آل عمران:173)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرومت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے تم راست باز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاءاللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرومت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہر حال یہ دونوں فریق **مغضوب علیھم** ہیں۔ سچی خوشحالی کا سر چشمہ خدا ہے پس جب کہ اس **حیّی و قیوّم** خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو وہ انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اس طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ 23)

دنیا ایک قوم بن جائے گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”آخری دنوں میں..... دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا......اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکھٹے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائے گی۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ 83)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ (ناظر اعلیٰ)

ہمیں پرانا پاکستان چاہئے

مسعود اشعر اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

اپنی طرز کے منفرد شاعر اور ڈرامہ نگار سرمد صہبائی نے فیس بک پر پراوین کمار اشک کا ایک شعر پوسٹ کیا ہے۔ نام سے ہی ظاہر ہے کہ پراوین کمار ہندوستان کے شاعر ہیں، مگر لگتا ہے جیسے یہ شعر انہوں نے ہمارے لئے کہا ہے۔ شعر آپ بھی پڑھ لیجئے۔

لگا کے آگ میں آیا تھا نیم شب جس کو
ہوئی جو صبح تو دیکھا مکان میرا تھا

یہ آگ جو آج ہمارے چاروں طرف بھڑک رہی ہے اور جو ہمارے پورے معاشرے کو بھسم کئے دے رہی ہے وہ ہماری اپنی ہی لگائی ہوئی تو ہے۔ ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر نیا پاکستان بنانے کے نعرے لگا رہے ہیں مگر پاکستانی معاشرہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔ کل ہم کیا تھے اور کیسے تھے، اور آج کیا اور کیسے ہیں؟ آپ خود ہی اس پر غور فرما لیجئے۔ اس بھڑکتی ہوئی آگ نے ہی سوچنے سمجھنے اور پاکستان اور پاکستانیوں کے لئے دردمند دل رکھنے والے لوگوں کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ”ہمیں نیا نہیں ، پرانا پاکستان چاہئے“۔ وہ پاکستان جہاں سکون تھا، امن تھا، بھائی چارہ تھا۔ جہاں سب مل جل کر رہتے تھے۔ جہاں کسی کو کسی سے غرض نہیں تھی کہ اس کا مذہب کیا ہے، اس کا مسلک اور اس کا فرقہ کیا ہے۔ ہم صرف لاہور کی بات ہی کرتے ہیں جہاں ہمیں رہتے ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ یہاں ہر مسلک اور ہر فرقے کے مسلمان بھی رہتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ کرسچین اور پارسی بھی رہتے تھے۔ ان کرسچین میں اینگلوانڈین بھی تھے اور پاکستانی بھی۔ ہندو اور سکھ اس لئے نہیں نظر آتے تھے کہ تقسیم کے وقت فسادات نے ان کی اکثریت کو یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لاہور میں محلے کے محلے آباد تھے کرسچین اور پارسیوں کے۔ یہ ہماری ملی جلی ثقافت تھی۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیشہ وہ معاشرے اور ثقافتیں ترقی کرتی ہیں جو ملی جلی ہوں۔ یہ انیس سو پچاس کی دہائی تھی۔ ہم میکلوڈ روڈ پر اس جگہ ایک فلیٹ میں رہتے تھے جہاں آج کل موٹر سائیکلوں کا بازار ہے۔ ایک عمارت میں یہ چار کمرے تھے، تین نیچے اور ایک اوپر۔ نیچے تین کمروں میں، ہم، برہان الدین حسن (جو بعد میں پی ٹی وی کے بڑے افسر بنے) خلیل احمد (جو بعد میں فلموں کے میوزک ڈائریکٹر بنے) اور قمر زیدی (جنہوں نے بعد میں فلم ڈائریکٹر کی حیثیت سے شہرت پائی) رہتے تھے۔ سڑک پار ہمارے سامنے جو فلیٹ تھا اس میں ایک کرسچین خاندان رہتا تھا۔

اس خاندان کی دو لڑکیاں صبح ہی صبح سائیکلوں پر دفتر جاتی تھیں اور شام کو واپس آتی تھیں۔ مسلمان لڑکیاں بھی ان دنوں سائیکلوں پر آتی جاتی نظر آتی تھیں۔ کبھی کسی نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کو یہ فکر ہوئی کہ وہ خاندان کون ہے اور وہ لڑکیاں کہاں کام کرتی ہیں۔ ہمارے نیچے دائیں ہاتھ پر ڈاکٹر بہروچہ کی کوٹھی تھی۔ اس کوٹھی میں ان کا کلینک بھی تھا۔ نام سے ہی آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ پارسی تھے۔ وہ پورے لاہور میں مشہور تھے۔ ان کا کلینک مریضوں سے بھرا رہتا تھا۔ وہ نہایت خلیق اور انتہائی شفیق انسان تھے۔ ایک بار ہمیں تیز بخار ہو گیا۔ ہم ان کے پاس گئے۔ انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی ڈانٹا کہ جاؤ، تم جا کر آرام کرو۔ تمہیں ٹائیفائیڈ ہے، ہم تمہیں دوا بھیج دیں گے۔ اور انہوں نے ہمارے کمرے میں ہی ہمیں دوا بھیج دی۔ ریلوے سٹیشن کے سامنے برگینزا ہوٹل تھا۔ وہ ہوٹل ایک کرسچین خاندان کا تھا۔ ریلوے ہیڈ کوارٹر کے علاقے میں ہی برٹ انسٹیٹیوٹ تھا جہاں صرف کرسچین ہی نہیں مسلمان بھی اپنی شامیں گزارا کرتے تھے۔ مال روڈ کے ان ہوٹلوں کا ذکر تو آپ انتظار حسین کی دو آپ بیتیوں میں پڑھ ہی چکے ہوں گے جہاں کی شامیں امن وسکون سے روشن ہوتی تھیں۔ ان دنوں یہی لاہور تھا جہاں سید امتیاز علی تاج ”گلنار“ کے نام سے اردو کی مشہور مثنوی ”زہر عشق“ پر فلم بنا رہے تھے اور شوکت تھانوی اس فلم میں کام کر رہے تھے۔ قمر زیدی ان کے اسسٹنٹ تھے۔ ادھر بمبئی سے آنے والے ڈبلیو زیڈ احمد بھی ”عذرا“ جیسی فلمیں بنا رہے تھے، جس کا موضوع ہی نہایت بے باک تھا۔

پھر کیا ہوا؟ پاکستان کے شہریوں کے درمیان تفریق تو قرارداد مقاصد نے ہی پیدا کر دی تھی۔ **لیکن پہلی آگ ہم نے لگائی 1953ء میں اچانک ہنگامے شروع کر دیئے گئے۔ اپنی تاریخ سامنے رکھتے ہوئے یہ جان لیجئے کہ ان ہنگاموں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں تھا۔** یہ ہنگامے ایک خاص گروپ نے صرف اور صرف اپنی سیاست چمکانے کے لئے کرائے تھے۔ پنجاب کے چند لیڈر مرکزی حکومت کو ذلیل کرنا چاہتے تھے۔ ان ہنگاموں میں ہم بھی بال بال بچے تھے۔ شام کے وقت ہم سائیکل پر لکشمی چوک سے گزر رہے تھے کہ نسبت روڈ کی طرف سے پہلے نعروں کی آواز آئی اور پھر گولیاں چلنا شروع ہو گئیں۔ اس وقت اگر ایک فوجی افسر ہمیں سامنے سے آنے والی گولیوں سے نہ بچا لیتا تو آج ہم یہ کالم نہ لکھ رہے ہوتے۔ ان ہنگاموں نے پاکستان میں پہلی بار مارشل لاؤں کے لئے راستہ ہموار کیا۔ کہنے کو تو وہ مارشل لا صرف لاہور میں ہی لگایا گیا تھا مگر مارشل لا لگانے والوں کو پتہ چل گیا تھا کہ اس ملک میں مارشل لا بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد آگ ایسی سلگنا شروع ہوئی کہ ہندوؤں اور سکھوں کے بعد دوسرے مذاہب کے شہریوں نے بھی یہاں سے بھاگنا شروع کر دیا۔ برٹ انسٹیٹیوٹ ویران ہو گیا۔ شاہو کی گڑھی اینگلو انڈین شہریوں سے خالی ہو گئی۔ شاید آخری اینگلو انڈین خاندان برگینزا ہوٹل کا مالک خاندان تھا جو اونے پونے ہوٹل بیچ کر یہاں سے بھاگا۔ پارسیوں کے محلے بھی خالی ہو گئے۔ کوئی کینیڈا گیا تو کوئی امریکہ یا آسٹریلیا۔ ہماری نامور انگریزی ناول نگار بیپسی سدھوا بھی آخر امریکہ چلی گئیں۔ ہم تو اس سے بھی پہلے کی بات کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آبائی شہر کی۔ جب عید میلاد النبی ؐ، جسے اس وقت بارہ وفات کہا جاتا تھا، آتی تو ہمارے گھر کی خواتین اکٹھی ہو کر ”نور نامہ“ پڑھتیں، جس میں رسول کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا بیان ہوتا۔ اور جب محرم کا عشرہ آتا تو یہی خواتین ”شہادت نامہ پڑھتیں“ اور اہل بیت کی شہادت کو یاد کرتیں۔ یہ ہماری تہذیب اور ہماری ثقافت تھی۔ مگر پھر آہستہ آہستہ ہماری یہ تہذیب اور یہ ثقافت تفرقے اور فرقہ بندی کی آگ میں جھلستی چلی گئی کہ ریاست اور مذہب ایک ہوتے چلے گئے۔ **بھٹو صاحب نے اس تفرقے کو اور بھی ہوا دی۔ ڈاکٹر مبشر کہتے ہیں کہ بھٹو صاحب نے ایک ملک کے کہنے پر ایسا کیا تھا۔** چلئے، کسی کے کہنے پر بھی کیا ہو، مگر پاکستانی شہریوں کے درمیان ایک تفرقہ تو پڑ گیا تھا۔ ایک نفرت تو پیدا ہو گئی تھی۔

اب دہشت گردی کا جو پیر تسمہ پا ہمارے کندھوں پر سوار ہو گیا ہے وہ اسی کا نتیجہ تو ہے۔ ضیاء الحق اچانک آسمان سے نہیں اترا تھا۔ اس کے لئے ہم نے خود ہی میدان ہموار کیا تھا۔ پی این اے کی تحریک کیا تھی؟ یاد کیجئے، اس کے لئے کب سے راستے ہموار کئے جا رہے تھے۔ افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف جنگ میں ہم امریکہ کی مدد کو کیوں آگے بڑھے تھے؟ یہ ہمارا جذبۂ جہاد ہی تو تھا۔ اور آج طالبان کی شکل میں اسی جذبے کو تو ہم مجسم ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آگ ہے کہ بھڑکتی ہی چلی جارہی ہے۔ ان حالات میں ہمارے نئے نویلے سیاست دان نیا پاکستان بنانے کے نعرے لگا رہے ہیں۔ کیا ان حالات میں کوئی ایسا نیا پاکستان بن سکتا ہے جسے ہم عالمی برادری کے سامنے اپنا سر بلند کر کے پیش کر سکیں؟ نہیں صاحب۔ ہمیں پرانا پاکستان ہی چاہئے، وہ پاکستان جس میں امن تھا، سکون تھا۔ جہاں ہم سب مل جل کر رہتے تھے۔ جہاں کسی کو اس بات سے غرض نہیں تھی کہ کس کا مذہب، مسلک اور فرقہ کیا ہے؟ وہی ہمارا پاکستان تھا۔ ہمارا آئیڈیل۔

(جنگ 8/اکتوبر 2013ء)

بچہ کے کان میں اذان کی حکمت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

فرانس میں ایک دفعہ ایک لڑکی کو دَورے پڑنے شروع ہوئے جب اُسے دَورہ پڑتا تو جرمن زبان میں بعض مذہبی دعائیں پڑھنا شروع کر دیتی وہ فرانسیسی لڑکی تھی اور جرمن زبان کا ایک حرف نہیں جانتی تھی۔ جب دَورے میں اِس نے جرمن زبان میں باتیں شروع کیں تو ڈاکٹروں نے شور مچا دیا کہ اب تو جِنّ ثابت ہو گئے۔ یہ لڑکی تو جرمن زبان نہیں جانتی یہ جو جرمن زبان بول رہی ہے تو ضرور اس کے سر پر جِنّ سوار ہے۔ آخر ایک ڈاکٹر نے اس کے متعلق تحقیقات شروع کیں وہ حافظہ کا بہت بڑا ماہر تھا۔ جب اُس نے تحقیق کی تو اُسے معلوم ہوا کہ جب یہ لڑکی دو اڑھائی سال کی تھی تو اُس وقت اس کی ماں ایک جرمن پادری کے پاس ملازم تھی۔ جب وہ پادری جرمن زبان میں سرمن (Sermon) پڑھتا تھا تو یہ لڑکی اُس وقت پنگھوڑے میں پڑی ہوتی تھی۔ جب اُسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اُس جرمن پادری کی تلاش میں نکلا اُسے معلوم ہوا کہ وہ جرمن پادری اس وقت سپین میں ہے۔ سپین پہنچنے پر اُسے معلوم ہوا کہ وہ پادری ریٹائر ہو کر جرمنی چلا گیا ہے اُس کی تلاش میں جرمنی پہنچا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ پادری مر گیا ہے۔ مگر اُس نے اپنی کوشش نہ چھوڑی اور اس نے گھر والوں سے کہا کہ اگر اِس پادری کے کوئی پرانے کاغذات ہوں تو وہ مجھے دکھائے جائیں۔ گھر والوں نے تلاش کر کے اسے بعض کاغذات دئے اور جب اُس نے ان کاغذات کو دیکھا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہ دعائیں جو بیہوشی کی حالت میں وہ لڑکی پڑھا کرتی تھی وہ وہی اس پادری کی سرمن تھی۔ اب دیکھو! دو اڑھائی سال کی عمر میں ایک پادری نے اُس کے سامنے بعض باتیں کیں جو اُس کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو فوراً اُس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہو۔ یورپ کے مدبرین نے تو آج یہ معلوم کیا ہے کہ انسانی دماغ میں سالہا سال کی پرانی چیزیں محفوظ رہتی ہیں مگر محمد رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تم اس کے کان میں اذان کہو کیونکہ اب وہ دنیا میں آ گیا ہے اور اس کا دماغ اس قابل ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو محفوظ رکھے۔

(انوار العلوم جلد 22 سیر روحانی 5 صفحہ 273-274)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سنگاپور و آسٹریلیا

انڈونیشیا اور دیگر 6 ممالک کی عاملہ، مربیان اور معلمین کو ہدایات اور بیت الہدیٰ آسٹریلیا میں ورود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 ستمبر و یکم اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا سے ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت طٰہٰ تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ **اس وقت موصیان کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ جب حضور انور نے وصیت کے بارہ میں تحریک فرمائی اس وقت موصیان کی تعداد دو ہزار تھی۔** اب اس میں تین ہزار کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے چندہ دہندگان کی تعداد بائیس ہزار ہے اس کے نصف تک پہنچیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک ایڈیشنل سیکرٹری وصایا بنائیں تا کہ کام میں اضافہ ہو اور آپ جلد اپنے پچاس فیصد ہدف تک پہنچیں۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا چندہ کا معیار بھی بڑھائیں اور چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی اضافہ کریں۔ یہ تعداد تو اب بہت بڑھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا بجٹ آسانی سے پانچ سے دس فیصد بڑھ سکتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ **اس سال انڈونیشیا میں 329 بیعتیں ہوئی ہیں** اور جن جن علاقوں میں بیعتیں ہوئی ہیں وہاں کے مربیان اور لوکل معلمین کا ان سے رابطہ ہے اور باقاعدہ تعلق ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین ہے اس کا بھی کام ہے کہ ہر نومبائع سے رابطہ اور تعلق قائم رکھے۔ تمام جماعتوں کے جو یہ سیکرٹری ہیں وہ رابطہ رکھیں۔ آجکل تو فون ہے، فیکس ہے، دوسرے ذرائع ہیں جن سے بآسانی رابطہ قائم ہوسکتا ہے۔ اب ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ ان کی تربیت کریں، مخالفت سے یہ نئے لوگ گھبرا جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا باقاعدہ نظام قضاء ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اب تک حضرت اقدس مسیح موعود کی کتنی اور کون کون سی کتب کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں ہو چکا ہے۔ سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ اب تک **حضرت اقدس مسیح موعود کی نو کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔** جن میں رسالہ الوصیت، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی، ایک غلطی کا ازالہ، ضرورت الامام اور فتح اسلام وغیرہ شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقۃ الوحی کا بھی انڈونیشین زبان میں ترجمہ کریں۔ کیونکہ یہ کتاب بہت سارے سچائی کے نشانات پر مشتمل ہے اور بہت سی غلط فہمیاں دور کرتی ہے۔ اس کتاب میں بہت ساری پیشگوئیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اس کتاب کو پڑھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا ہے کہ جو احمدی بھی اس کو پڑھتا ہے وہ ہر سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ اس کو بار بار پڑھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی جو ترجمہ کمیٹی ہے اس کو ٹاسک دیں کہ وہ اس کا ترجمہ جلد کرے۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ Essence of Islam کے پہلے دو Volume کا انڈونیشین ترجمہ امسال شائع ہو جائے گا۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ **نوجوان جن کی انگریزی زبان اچھی ہے ان سے تراجم کے کام لیں اور ان کے ساتھ مربی لگائیں اور یہ سب مل کر ترجمہ کریں۔** جو بوڑھے اور پرانے لوگ ہیں ان کے تجربہ اور راہنمائی سے تو ضرور فائدہ اٹھائیں لیکن ان کو اب ریٹائر کریں اور ان کی جگہ نئے لیں۔ امریکہ اور کینیڈا میں نوجوان ہیں ان کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جو تراجم کے کام کر رہی ہیں۔ اب بہت تیزی سے کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے کام کے لئے نوجوان طبقہ لیں اور ان کی ٹیمیں بنائیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ ''تذکرہ'' کے امسال شائع ہونے والے نئے ایڈیشن کا ترجمہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لجنہ سے بھی انتخاب کر کے تراجم کا کام لیں۔ لجنہ اچھا ترجمہ کرتی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا امتحان بھی لیں۔ حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا سے دریافت فرمایا تو صدر صاحب نے بتایا کہ ہم نے امتحان میں اسلامی اصول کی فلاسفی رکھی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ایک دفعہ تو ساری کتاب نہیں رکھ سکتے۔ ایک سال میں اس کتاب کو تین حصوں پر تقسیم کر کے اس کے تین امتحان لے لیں اور اس طرح مکمل کر لیں اور ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے انعامات بھی رکھیں۔

حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان میں بہت سی نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہاں سے اپنی لائبریریوں کے لئے منگوائیں۔ ورنہ سافٹ کاپی وہاں سے منگوا کر یہاں اپنی ضرورت کے مطابق پرنٹ کروالیں۔ یہاں کاغذ اور طباعت سستی ہے۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ کتاب World Crisis and the Pathway to Peace کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ پڑھے لکھے طبقہ کو دیں اور سیاستدانوں، پالیشن کو دیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے یونیورسٹی، کالجز اور سکول جانے والے طلباء اور طالبات کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے اور اس ریکارڈ کو ساتھ ساتھ Update کرتے رہا کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ بھی طلباء میں ایوارڈ دیئے جانے کا سسٹم جاری کریں۔ طلباء کو ان کی اعلیٰ اور غیر معمولی کامیابی پر ایوارڈ دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ امسال دو صد کے قریب طلباء یونیورسٹی جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا پھر آپ نے یہ بھی جائزہ تیار کرنا ہے کہ کس مضمون میں کتنے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کس فیلڈ میں کتنے طلباء ہیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے عرض کیا کہ جامعہ انڈونیشیا میں اچھے کوالیفائیڈ اساتذہ کی کمی ہے، اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی ہدایات عطا فرمائیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی مجلس نصرت جہاں سکیم کی طرح یہاں انڈونیشیا میں بھی سکولز اور کلینک کا اجراء کیا جائے۔ یہاں اس کی بڑی ضرورت ہے اور بعض علاقے ان سہولیات سے محروم ہیں۔

اس پر حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ پرائمری سکولز اور کلینک کے قیام کا جائزہ لیں اور اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ کیا یہاں کے لئے مشنری ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو ویزا مل سکتا ہے اور وہ یہاں خدمت کے لئے آسکتے ہیں؟ اس کا جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہیومینیٹی فرسٹ اگر رجسٹرڈ ہے تو یہ بھی سکول کھول سکتی ہے۔ افریقہ میں سیکنڈری ہائی سکول، پرائمری سکول اور ووکیشنل سکول چلا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے بھی جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آپ کا گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ اچھا تعلق اور رابطہ ہونا چاہئے۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو گورنمنٹ حکام سے اچھا رابطہ اور تعلق بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا سیکرٹری تعلیم صاحب طلباء کو Encourage کریں کہ وہ پبلک سروس میں جائیں۔ پولیٹکس میں جائیں، آرمی، نیوی اور ایئر فورس میں جائیں اور ملک کی خدمت کریں۔ احمدی ہر فیلڈ میں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کونسلنگ کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ طلباء کی کونسلنگ کرے کہ کون سا پروفیشن اختیار کرنا ہے اور آئندہ کس فیلڈ میں جانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے جو اچھے طالبعلم ہیں وہ اسی فیصد سے زائد نمبر لے رہے ہیں۔ کئی ایسے ذہین اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء ہوں گے جو مالی تنگی کی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ تو میں نے آپ کی طرف سے کسی ایسے طالبعلم کے لئے سکالرشپ کی

درخواست نہیں دیکھی۔ اگر کوئی ایسا کیس ہے کہ امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے معیار پر پورا اترتا ہے اور وہاں پڑھنا چاہتا ہے تو پھر مجھے لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت آپ کے پاس دو واقف نو ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ یہ دونوں مل کر جماعت کے لئے کلینک کھولیں اور کام کریں۔ حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ اگر ایک سال تک آپ نے کلینک/ ہسپتال نہ کھولا تو میں ان دونوں ڈاکٹرز کو افریقہ خدمت کے لئے بھجوا دوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ جماعت کا ہسپتال اپنے سنٹرز میں کھولا جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تجویز مجلس عاملہ میں رکھیں، مجلس شوریٰ میں رکھیں کہ ہسپتال کہاں کھولنا ہے اور اس کے لئے فنڈز کہاں سے ادا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا افریقہ میں ہم نے شہروں سے باہر ہسپتال کھولے ہیں تا کہ غرباء کی مدد ہو۔ اس لئے ہسپتال کے قیام کے لئے زمین شہر سے باہر تلاش کریں۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سال 2025ء میں انڈونیشیا میں جماعت کے قیام کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت انڈونیشیا صدسالہ جوبلی منانے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ ہماری ایک تجویز اور پروگرام یہ بھی ہے کہ ہم 2025ء تک 100 ڈاکٹرز، 100 انجینئرز، 100 سائنٹسٹس، 100 وکلاء وغیرہ تیار کریں۔

اس تجویز پر حضور انور نے فرمایا کہ اسے مجلس شوریٰ میں رکھیں اگر آپ اس ٹارگٹ کو حاصل کر لیں تو انڈونیشیا دنیا میں پراگرس کے لحاظ سے سب سے اول جماعت ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا آپ اس عرصہ میں پانچ پرائمری سکول کھولیں اور دو کلینک/ ہسپتال بنائیں اور آپ کے یہ ہسپتال ریموٹ ایریا میں ہوں تا کہ غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کے پاس رشتہ ناطہ کے لئے جو فہرستیں تیار ہیں وہ تبشیر، انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی ربوہ کو بھجوائیں۔ فہرست میں جو نام شامل ہیں ان کے کوائف بھی ساتھ بھجوائیں۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مربی کی بیوی اگر کام کر رہی ہے تو پھر ان کے تبادلوں کی صورت میں ان کے کام پر اثر ہوتا ہے۔ بعض مشکلات سامنے آتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا مربی کی بیوی کو جماعتی کاموں میں مربی کی مدد کرنی چاہئے۔ لجنہ اور بچیوں کی تربیت کے لئے کام کرنا چاہئے۔ لیکن اسے ملازمت کرنے سے روک نہیں سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کتاب مالی نظام کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ حاصل کریں اور پڑھیں اس سے آپ کو تمام چندوں اور ان کی شرح اور دیگر تفصیل کا علم ہو جائے گا۔ آپ اس کتاب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر لیں۔

وصیت کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ وصیت تو 1/10 کی ہو گی۔ یہ کم نہیں ہو سکتی اور نہ کم ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو کام نہیں کرتا اور کماتا نہیں، جیسے House Wife ہیں تو ان کے **روزانہ کے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف ممالک میں ایک معیار قائم کیا گیا ہے۔ یوکے میں کم از کم 150 پاؤنڈ ہے اور امریکہ میں یہ معیار 250 یو ایس ڈالرز ہے۔** آپ انڈونیشیا میں بھی اس کا جائزہ لے کر بتائیں اور پھر مرکز اس کا فیصلہ کرے گا کہ قابل قبول ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا تین ہی صورتیں بنتی ہیں۔ پہلی یہ کہ جو کما رہے ہیں ان کی وصیت تو ان کی انکم پر ہو گی۔

دوسری یہ کہ جو کما نہیں رہے ان کی وصیت کم سے کم Wages پر نہیں ہو گی بلکہ اس پر ہو گی جو وہ روزانہ اپنے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جو ان کے روزمرہ کے اخراجات ہیں۔

تیسری صورت طلباء کی ہے جو اپنے جیب خرچ پر وصیت کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ حضور انور انڈونیشیا کب آئیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ کی مجلس عاملہ پلان بنائے کہ فضا اور حالات سازگار ہیں اور میں وہاں آؤں تو آؤں گا انشاء اللہ۔

نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

8 ممالک کے مربیان اور معلمین کی میٹنگ

اس کے بعد انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، فلپائن اور برما کے مربیان کرام اور لوکل معلمین کی اجتماعی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں ایک معلم نے عرض کیا کہ ایک نئے جزیرے میں کام کر رہا ہوں۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جماعت قائم ہو جائے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے۔

ایک اور معلم نے عرض کیا کہ میں ایک نئی جگہ پر ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعض معلمین نے اپنے اپنے علاقہ میں بیوت الذکر کی تعمیر کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مربیان اور معلمین کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں ایسے پروگرام بنائیں جو جماعت کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ باقاعدگی سے ہونی چاہئے اور اپنی جماعتوں کا MTA کے ساتھ تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔ جن جماعتوں میں MTA نہیں ہے وہاں اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر کے MTA لگوائیں۔

اپنے تعلقات سرکاری افسران سے اس حد تک بڑھائیں جو جماعت کے مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال ہو سکیں۔

اپنے علاقے کے طلباء کو Encourage کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو اچھے ذہین طلباء ہیں ان کو کہیں کہ یونیورسٹی میں جائیں۔ اگر انہیں مالی تنگی کی وجہ سے اخراجات کی ضرورت ہے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کو لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا اکثر جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہاں عاملہ کے ممبران، صدران جماعت کھل کر افسران سے بات نہیں کر سکتے ہوں گے۔ مربیان کا کام ہے کہ وہاں علاقوں کے افسران سے تعلقات بڑھائیں تا کہ ان سے کھل کر بات کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا اپنے دنیاوی تعلقات بناتے ہوئے اپنے اصل مقصد (دعوت الی اللہ) اور تربیت کو نہ بھول جائیں۔ حکمت کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کے لئے مختلف راستے نکالے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حکمت سے کام لو گے تو تمہارے دشمن بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اس لئے حکمت کے ساتھ ان لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کریں اور احمدیت کا حقیقی اور سچا پیغام پہنچائیں۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہم مخالفت کی وجہ سے نہ اپنی (دعوت) روک سکتے ہیں اور نہ تربیت کے پروگرام بند کر سکتے ہیں۔ بس سب واپس جا کر اپنے اپنے پلان بنائیں اور تربیتی پروگرام بھی کریں اور حکمت سے دعوت الی اللہ کے پروگرام بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کریں۔ جن کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ کتب پڑھیں۔ حضور انور نے فرمایا تھوڑی کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں بار بار پڑھ کر اب تک تو آپ کو حفظ ہو جانی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر پر غور کرنے کی کوشش کیا کریں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا میری کسی بھی کتاب کو پڑھ لو تو مخالفین کا جواب دے سکو گے۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں اکثر نوجوان ہیں دو تین مرتبہ پڑھیں گے تو یاد بھی ہو جائیں گی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے خطبہ اور درس وغیرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالے پڑھا کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا علم کلام ہی قرآن کریم کی اصل تفسیر ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خلیفۃ المسیح کے جو خطبات ہیں ان کے نوٹس بنا کر جماعت کو پہنچایا کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کے حلقہ کی تمام جماعتوں کو پہنچنے چاہئیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی آپ کا پروگرام جو MTA پر ہر مہینہ آتا ہے اور خطبہ جمعہ کا مکمل ترجمہ آتا ہے۔ اپنی ساری جماعتوں کو کہیں کہ وہ یہ ترجمہ سنا کریں اور آپ سب لوگ اپنے نوٹس بھی بنایا کریں۔ کئی مربیان ایسے ہیں جو ہر خطبہ پر نوٹس بناتے ہیں اور پھر سارا ہفتہ ان نوٹس کے مطابق اپنے درسوں اور اجلاسات میں تلقین کرتے رہتے ہیں۔

مربیان اور معلمین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجے ختم ہوئی۔ اس میٹنگ میں آٹھ ممالک کے 140 سے زائد مرکزی مربیان اور لوکل معلمین شامل ہوئے۔

آخر پر سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملک وائز تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

6 ممالک کی مجالس عاملہ سے میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ ملائشیا اور فلپائن، تھائی لینڈ، برما اور سری لنکا کی نیشنل مجالس عاملہ کے جو ممبران اس موقعہ پر موجود تھے ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد نیشنل صدر صاحب ملائشیا سے جماعتی حالات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب نے بتایا کہ بعض جگہ حالات بہتر ہیں اور بعض جگہ اچھے نہیں ہیں۔ Kualalumpur میں جماعت کا جو سنٹر ہے وہ رہائشی حصہ میں ہے اس لئے بطور نماز سنٹر اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک علیحدہ جگہ لے کر وہاں باقاعدہ نماز ادا کی جاتی ہے۔

حضور انور نے نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت فرمائی کہ اپنا پبلک ریلیشن بڑھائیں اور ملک کی ہر سٹیٹ میں بڑھائیں، ہر طرف بڑھائیں، حکومتی افسران سے، آفیشلز سے اور

سول افسران سے بھی اپنے روابط اور تعلق بڑھائیں اور کوئی راستہ ایسا نکالیں کہ ان حالات سے جلد باہر نکلیں۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو بہت زیادہ محنت اور کوشش سے اپنے تعلقات اور رابطے قائم کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملائشیا میں بھی ہمارے نوجوان ہر شعبہ میں ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ کی سروس، مختلف اداروں اور سول سروس میں بھی ہوں۔ ہر فیلڈ میں جائیں، ہر شعبہ میں ہماری موجودگی ہونی چاہئے۔ سیکرٹری تعلیم کو کہیں کہ باقاعدہ طلباء کی کونسلنگ کریں اور ان کو گائیڈ کریں۔

حضور انور نے صدر صاحب سنگاپور کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے لئے بھی یہی ہدایت ہے۔

سیکرٹری صاحب وصایا ملائشیا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 305 کمانے والوں میں سے اس وقت 191 موصی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے تو اپنا ٹارگٹ حاصل کرلیا ہے۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ ملائشیا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ہماری 78 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سب کے ساتھ اپنا رابطہ اور تعلق قائم رکھیں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ سنگاپور نے بتایا کہ ان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان سے مضبوط رابطہ رکھیں اور اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔ لوگ بیعت کرتے ہیں پھر رابطہ نہ ہونے کے باعث پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان سب کی تربیت ہونی چاہئے اور مستقل تعلق قائم رہنا چاہئے۔ مربی کا ان لوگوں کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم سنگاپور نے بتایا کہ ہمارے دس کے قریب طلباء یونیورسٹی جارہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو طلباء سیکنڈری تعلیم مکمل کریں۔ یہ کمیٹی ان کو گائیڈ کرے۔

تھائی لینڈ کے صدر صاحب جماعت نے بتایا کہ **امسال ان کی دو بیعتیں ہوئی ہیں۔** ان میں سے ایک سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دوسرے سے بھی رابطہ رکھیں۔

میانمار (برما) کے نمائندہ نے بتایا کہ ان کی امسال کی **چار بیعتیں** ہوئی ہیں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سب سے رابطہ قائم رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ جو شرح سے، معیار سے کم دینا چاہتا ہے وہ باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سیاستدانوں سے تعلق بڑھائیں اور ایسا رابطہ رکھیں کہ جب بھی ضرورت ہو تو وہ آپ کے کام آئیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بیعت بھی کریں۔ وہ سیاستدان ہیں، دنیا دار آدمی ہوتے ہیں۔ ان کو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace دیں۔ ان کے خیالات احمدیت کے بارہ میں تبدیل ہوں گے۔

اسی طرح جرنلسٹس، بیوروکریٹس سے رابطہ کریں اور ان کو بھی یہ کتاب دیں۔

حضور انور نے فرمایا مجلس انصاراللہ یوکے نے چالیس ہزار کتب تقسیم کی ہیں۔ آپ بھی مسلم سکالرز اور دوسرے سکالرز جو مسلمان نہیں ہیں ان کو یہ کتاب دیں۔ اگر ملاں سے کوئی رابطہ ہے تو اسے بھی یہ کتاب دیں۔ اگر آپ ملائشیا میں ری پرنٹ کرسکتے ہیں تو اس کی سافٹ کاپی لے لیں۔

فلپائن کی عاملہ کے ممبر نے بتایا کہ فلپائن میں نو موصی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے چندہ دہندگان کے لحاظ سے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلپائن کے ڈاکٹر علیم صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپ باقاعدہ ایک خط تیار کرکے، خط کا ڈرافٹ تیار کریں اور پھر ساتھ وہاں کے حکام کو اور منتخب لوگوں کو کتاب Pathway to Peace بھجوائیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جہاں جماعتیں چھوٹی ہیں اور ٹرینڈ لوگ نہیں ہیں وہاں نومبائعین کو بھی عہدہ دیا جاسکتا ہے۔ نومبائعین کی تربیت کریں اور انہیں باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا **یوکے میں ایک انگریز Jonathon Butter Worth نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ اس دفعہ وہ نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین منتخب ہوا ہے اور بڑا Active ہے** اور MTA پر اس کے پروگرام بھی آتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو نومبائعین Active ہیں ان کو عہدہ دیا جاسکتا ہے اور ان سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جاسکتا ہے۔

نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ جس طریق پر پیغام پہنچانا چاہتے ہیں پہنچائیں۔ پروگرام بنائیں ضروری نہیں کہ پرانے طریق پر ہی چلیں۔ اب **نئے راستے دیکھیں۔ نئی راہیں تلاش کریں اور نئے طریق اپنائیں۔** اپنے پروگراموں میں نوجوان خدام کو Involve کریں اور ان سے کام لیں۔ جو پرانے لوگ ہیں ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور پلان بنانے میں ان سے مدد لیں لیکن آگے پروگرام پر عمل نوجوانوں کے ذریعہ کروائیں۔ اب مستعد ہوکر کام کریں۔

سیکرٹری امور خارجہ سنگاپور کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ استقبالیہ تقریب میں حضور انور نے جو خطاب فرمایا ہے اس کو پرنٹ کریں اور پھر یہ بروشر چائنیز لوگوں کو دیں۔ دوسروں کو بھی دیں اور تقریب میں جو مہمان شامل ہوئے ان سب سے اب رابطہ قائم رکھیں اور باقاعدہ Follow Up کریں۔

MTA کے لئے نوجوانوں کو ٹریننگ دینے کے حوالہ سے صدر صاحب سنگاپور کی درخواست پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس غرض کے لئے ایک دو ایسے نوجوانوں کا انتخاب کرکے ان کو لندن بھجوائیں جنہیں اس کام میں دلچسپی ہے۔ ہم ان کو وہاں بنیادی ٹریننگ دیں گے جو ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ اسی طرح تین چار دن کا سالانہ ریفریشر کورس ہوتا ہے اس میں بھی کسی نوجوان کو بھجوادیا کریں جو یہاں MTA کے لئے کام کررہا ہو اور اس میں ٹیکنیکل Skill بھی ہو اور اسے دلچسپی بھی ہو۔

فلپائن کی عاملہ کے ممبران نے بتایا کہ ہماری وہاں سات برانچز ہیں اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بھی وہاں حکمت کے ساتھ ملاں کو (دعوت الی اللہ) کریں اور اپنے روابط قائم کریں۔ سرکردہ حکام سے بھی اپنے تعلقات بنائیں۔

کمبوڈیا سے آنے والے ممبران عاملہ کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو میں ہدایات دے رہا ہوں وہ کمبوڈیا کے لئے بھی ہیں۔ **مربی کمبوڈیا نے بتایا کہ ہماری سات جماعتیں ہیں اور اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہماری تعداد ہے۔**

کتاب Pathway to Peace کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب جماعت تھائی لینڈ کو ہدایت فرمائی کہ جلد اس کتاب کا تھائی زبان میں ترجمہ کریں اور پھر یہ کتاب اپنے حکام اور سیاستدان کو دیں۔

Aims سسٹم کے بارہ میں حضور انور نے صدر صاحب ملائشیا کو فرمایا کہ آپ اس بارہ میں انڈونیشیا سے مدد لیں۔

جماعت ملائشیا Kualalumpur شہر میں اپنا تین منزلہ سنٹر تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ صدر صاحب ایک اینٹ ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنی الیس اللہ ...... اور مولا بس کی انگوٹھیاں اس اینٹ کے ساتھ لگا کر دعا کی۔

مختلف ممالک کی مجالس عاملہ کی یہ میٹنگ ایک بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجالس عاملہ کے ممبران نے ملک وائز حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت طٰہٰ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سنگاپور سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی تھی۔ الوداع ہونے کا وقت قریب آرہا تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے بیت طٰہٰ تشریف لے گئے جہاں سے اجتماعی دعا کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔

بیت کے باہر کھلے صحن میں انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور اور اردگرد کے دیگر ممالک سے آنے والے احباب، مرد و خواتین بڑی تعداد میں جمع تھے۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں، چھوٹے بڑے مرد و خواتین ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جونہی حضور انور بیت طٰہٰ پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ ہر ایک کی نظر اپنے پیارے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ بڑا رقت آمیز ماحول تھا۔ پھر حضور انور مرد احباب کے پاس تشریف لے آئے اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا میں بھی یہ لوگ روتے رہے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور حضور انور کی گاڑی بیت کے بیرونی گیٹ سے نکل کر ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی اور حضور انور کے یہ عشاق دور تک اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے آقا کو الوداع کہتے رہے۔

ایئرپورٹ پر آمد

چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، فلپائن، کمبوڈیا اور برما کے امراء، صدران اور مربیان اور دیگر جماعتی عہدیداران موجود تھے۔ صدر صاحبہ لجنہ انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور بھی اپنی بعض عہدیداران کے ساتھ موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور السلام علیکم کہا اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے ایک بگی کے ذریعہ گیٹ C30 کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں مختلف گیٹس پر احمدی احباب اور فیملیز اپنی اپنی فلائٹس کے انتظار

میں کھڑی تھیں۔ بعض ملائشیا جارہی تھیں اور بعض انڈونیشیا اور بعض دوسرے ممالک کے لئے روانہ ہو رہی تھیں۔ ان سبھی نے غیر متوقع طور پر اچانک حضور انور کو دیکھا تو بھاگ کر حضور انور کی طرف آئیں۔ مرد احباب شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سے بھی ملتی رہیں اور آخری لمحات میں ایک بار پھر اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور حضور انور کی شفقتوں سے حصہ پایا۔

آسٹریلیا میں ورود مسعود

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے برٹش ایئرویز کی پرواز BA015 ساڑھے سات بجے رات سنگاپور سے سڈنی (آسٹریلیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

یکم اکتوبر 2013ء

سات گھنٹے 35 منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد آسٹریلیا کے مقامی وقت کے مطابق یکم اکتوبر بروز منگل صبح پانچ بجکر پانچ منٹ پر جہاز سڈنی (Sydney) آسٹریلیا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Kings Ford Smith پر اترا اور وہ تاریخی لمحہ آپہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار آسٹریلیا کی اس سرزمین پر اور دنیا کے اس براعظم پر پڑے۔ (آسٹریلیا کا وقت سنگاپور سے دو گھنٹے آگے ہے اور لندن سے دس گھنٹے آگے ہے)

ایئرپورٹ پر استقبال

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت آسٹریلیا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے نائب امراء مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

صدر صاحبہ لجنہ آسٹریلیا، نائب صدر لجنہ آسٹریلیا، سابقہ صدر لجنہ آسٹریلیا اور مکرم امیر صاحب آسٹریلیا کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے خوش آمدید

NSW Legislative Assembly کے ممبر پارلیمنٹ Hon. Kevin Conolly حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے لاؤنج میں منتظر تھے۔ موصوف نے گورنمنٹ کی طرف سے حضور انور کو آسٹریلیا آمد پر خوش آمدید کہا۔ موصوف نے کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ اس ملک میں مقیم احمدیوں کے لئے حضور انور کا دورہ کتنا اہم ہے۔

حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اس وقت پانچ بجے صبح حضور انور کو Receive کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہیں۔ حضور انور نے موصوف ممبر پارلیمنٹ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور موجودہ جنرل الیکشن کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔

اس دوران امیگریشن کی کارروائی متعلقہ شعبہ نے ازخود مکمل کی۔ ایئرپورٹ پر تمام انتظامات حکومت کے تعاون سے ہوئے۔

بیت الہدیٰ میں آمد

پانچ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے جماعت کے مرکز بیت الہدیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت کا یہ مرکز سڈنی شہر سے باہر Black Town City Council کے علاقہ Marsden Park میں واقع ہے۔ سڈنی ایئرپورٹ سے اس جگہ کا فاصلہ 60 کلومیٹر ہے۔ چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الہدیٰ پہنچے جہاں ملک بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اطفال و ناصرات اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور ملک کا قومی پرچم لہراتے ہوئے اپنا آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سڈنی (Sydney) کی مقامی جماعتوں کے علاوہ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد میلبورن (Melbourne) سے 876 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کرکے پہنچی تھی۔ اسی طرح Brisbane سے آنے والے احباب اور فیملیز 924 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کرکے پہنچے تھے۔ ایڈیلیڈ (Adelaide) سے بذریعہ سڑک آنے والے افراد 1375 کلومیٹر کا فاصلہ 21 گھنٹوں میں طے کرکے اپنے آقا کے استقبال کے لئے اور دیدار کے لئے سڈنی پہنچے۔ اسی طرح پرتھ (Perth) سے بذریعہ ہوائی جہاز آنے والے پانچ گھنٹے کا سفر طے کرکے سڈنی پہنچے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں یہ لوگ مرد و خواتین اور بچے بچیاں، انتہائی صبح سویرے جبکہ ابھی ہر طرف اندھیرا ہی تھا بیت الہدیٰ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

ممبر پارلیمنٹ Hon. Kevin Conolly ایئرپورٹ سے بیت الہدیٰ تک حضور انور کے قافلہ کے ساتھ آئے اور حضور انور کو یہاں تک چھوڑ کر پھر واپس گئے۔

پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا سے دریافت فرمایا کہ اب تک جو لوگ پہنچ چکے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ جس پر صدر صاحب نے کہا کہ ابھی ہم نے تعداد کی گنتی شروع نہیں کی۔ جمعرات کے دن سے ان کی کاؤنٹنگ ہوگی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا پھر ان کی چیکنگ وغیرہ کس طرح کی جارہی ہے جس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت کے ہر ممبر کا ID کارڈ بنا ہوا ہے۔ ہر ممبر گیٹ پر اپنی ID دکھا کر ہی اندر آرہا ہے۔ سکینگ کا سسٹم جاری ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سڈنی شہر کی ایک جماعت Mount Druitt Sydney کی 34 فیملیز کے 155 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الہدیٰ کی کہانی

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو 1983ء میں سڈنی شہر سے باہر Marsden Park کے علاقہ میں 28 ایکڑ قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے پہلے دورہ آسٹریلیا کے دوران 30 ستمبر 1983ء کو یہاں پہلی احمدیہ بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اس بیت کی بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آپ حضور کی خصوصی ہدایت پر اس بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کے لئے پاکستان سے آسٹریلیا تشریف لے گئے تھے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جہاں اس براعظم میں 1903ء میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت حسن موسیٰ خان صاحب کے ذریعہ ہوا۔ وہاں اس براعظم میں پہلی احمدیہ بیت کی بنیاد میں حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق کو اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس بیت کی تعمیر 1989ء میں مکمل ہوئی اور حضور نے اپنے دوسرے دورہ آسٹریلیا میں 14 جولائی 1989ء کو اس بیت کا افتتاح فرمایا۔

بیت کے ایک طرف ہائی وے Richmond Road اور دوسری طرف Hansworth Road گزرتی ہے۔ اس بیت کی دومنزلہ خوبصورت عمارت اپنے سفید رنگ اور گنبد اور مینار کی وجہ سے دور ہی سے نظر آتی ہے اور دونوں اطراف سے سفر کرنے والے لوگ اسے دیکھتے ہیں۔

اس بیت میں نمازیوں کے لئے دو بڑے ہال ہیں نیز دو بڑے کمرے اور دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس موجود ہے۔ بیت کا ایک مینار جو منارۃ المسیح کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے سو فٹ بلند ہے اور ساتھ ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے۔ جس کا قطر 24 فٹ ہے اور جس کی کلغی کی اونچائی سات فٹ ہے۔ اس گنبد کی تعمیر گراؤنڈ پر کی گئی۔ سٹیل فریم احمدی احباب نے خود تیار کیا اور اس پر فائبر گلاس چڑھانے کا کام احمدی مستورات نے کیا جو واقعۃً ایک کارنامہ ہے۔

یہ گنبد تیار ہونے کے بعد اتنا بڑا اور وزنی تھا کہ اسے ایک کرین کی مدد سے اٹھا کر بیت کی چھت پر رکھا گیا۔

مین روڈ سے جماعت کے اس قطعہ زمین کا فاصلہ 1.3 کلومیٹر ہے، جماعت نے 1.3 کلومیٹر کی دو رویہ پختہ سڑک تعمیر کی ہے جو بیت تک آتی ہے۔ یہ سڑک اور اس کا اردگرد کا علاقہ جماعت کی اپنی ملکیت ہے۔ مین روڈ کے اوپر بھی جہاں سے یہ سڑک شروع ہوتی ہے مین گیٹ بنایا گیا ہے جہاں احمدیہ مشن کا بورڈ آویزاں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ آسٹریلیا کے دوران اس بیت کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ رات کو یہ بیت بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز اور حضور انور کی دعا کی برکت

مکرم عبدالباری صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید کینیڈا لکھتے ہیں۔

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ باری صاحبہ کے بیٹے عزیزم طاہر احمد (جو کہ مکرم ڈاکٹر ملک مجیب الرحمٰن صاحب آف ورجینیا یو ایس اے کا داماد ہے) نے یونیورسٹی آف کیلگری کینیڈا سے قانون کی اعلیٰ ڈگری جیورس ڈاکٹر حاصل کرنے اور البرٹا بار کونسل کے لائسنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد اب بطور اٹارنی ایٹ لا کی پریکٹس شروع کرتے ہوئے Parlee McLaws firm کو جائن کیا ہے۔ عزیزم طاہر احمد حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور محترمہ امۃ الرشید شوکت (سابق ایڈیٹر ماہنامہ مصباح ربوہ) کا نواسہ اور محترم چوہدری غلام محمد صاحب آف پھیروچیچی نزد قادیان کا پوتا ہے۔ موصوف نے امسال مئی 2013ء میں بیت الرحمٰن وینکوور کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کے دست مبارک سے اکیڈمک ایوارڈ بھی حاصل کیا ہے اور حضور نے سٹیج پر دریافت فرمایا: کیا بنے ہو؟ عرض کیا وکیل بن گیا ہوں۔ حضور نے دعا دی اور فرمایا خوب کام کرو۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا کرشمہ ہے کہ موصوف نے اس میدان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

جون 2005ء میں جب حضور انور بیت النور کیلگری کے سنگ بنیاد کیلئے کیلگری تشریف لائے تو حضور کی موجودگی میں محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے عزیز طاہر کا نکاح پڑھا۔ ایجاب و قبول کے وقت حضور انور نے ازراہ شفقت عزیزم طاہر احمد سے دریافت فرمایا۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ عرض کیا میں ایک وکیل کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ آپ وکیل ہیں؟ عرض میں وکیل نہیں ہوں۔ حضور انور نے فرمایا۔ پھر تم وکیل بن رہے ہو؟ عرض کیا حضور دعا کریں۔ بعدہ موصوف نے ستمبر 2005ء میں یونیورسٹی آف کیلگری میں داخلہ لیا جہاں سے بیچلر ڈگری اعلیٰ نمبروں سے حاصل کی اور دوران تعلیم موصوف ڈین لسٹ میں رہا۔ پھر اس کے بعد اسی یونیورسٹی سے لاء میں جیورس ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔ گزشتہ برس یونیورسٹی میں منعقدہ وکلاء کے درمیان ایک ڈیبیٹ کے مقابلہ میں بہترین ڈبیٹر قرار پا کر اول انعام حاصل کیا۔ عزیز اپنی لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری امور خارجہ خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ احباب سے مزید کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

مکرم ضیاء اللہ قصوری صاحب مربی سلسلہ اُوش، قرغیزستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے جری اللہ ضیاء واقف نو نے اگست 2012ء بعمر 5 سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کاراکول، قرغیزستان کے بزرگ محترم فضل جان صاحب نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اکتوبر 2013ء میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قصیدہ حضرت مسیح موعود بعمر 6 سال 1 ماہ میں حفظ کیا۔ قصیدہ کے 70 اشعار میں سے چند اشعار مکرم صباح الظفر صاحب مشنری بشکیک قرغیزستان نے سنے۔ بچہ مکرم عبداللطیف صاحب قصور کا پوتا اور مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دعوتِ الی اللہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، قرآن کریم کی برکات اور قصیدہ حضرت مسیح موعود کے فیض سے نوازے۔ اور صحیح معنوں میں دین کا مددگار بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

ملیحہ توصیف بنت مکرم توصیف احمد بٹ صاحب نے اپنی عمر کے 9 سال مکمل ہونے سے پہلے قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا مورخہ 18 ستمبر 2013ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم صبغۃ اللہ صاحب مربی سلسلہ حلقہ سمن آباد نے بچی سے ناظرہ قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ خاکسار نے ایک دینی کتاب بچی کو تحفہ میں دی۔ عزیزہ کو قرآن کریم ان کی والدہ نے پڑھایا ہے۔ عزیزہ ملیحہ توصیف مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مرحوم زعیم انصار اللہ حلقہ سمن آباد کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور باقاعدہ تلاوت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سائیکل سفر خدام واقفین نو ربوہ

مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ وقف نو ربوہ کو خدام واقفین نو ربوہ کا پہلا سائیکل سفر ربوہ تا احمد آباد سانگرہ مورخہ 11/اکتوبر 2013ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے بیت رضا ناصر آباد جنوبی ربوہ سے ہوا۔ واقفین کو چار گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ اور تمام واقفین نو 10:15 بجے سانگرہ بخیریت پہنچ گئے۔ 10:30 بجے افتتاحی اجلاس ہوا جس میں پروگرام کا تعارف و تفصیلات کے علاوہ واقفین نو کو ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بتایا گیا۔ 11:00 بجے مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا علمی مقابلہ جات میں مقابلہ حسن قراءت اور دینی معلومات اور ورزشی مقابلہ میں کلائی پکڑنا اور ثابت قدمی کروائے گئے۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد 2:00 بجے اختتامی اجلاس ہوا۔ جس میں خاکسار نے واقفین نو کی ذمہ داریوں کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیان کردہ 12 پوائنٹس مختصراً پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم خالد محمود سدھو صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ 2:30 بجے حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا جس میں سانگرہ جماعت کے خدام اور اطفال واقفین نو بھی شامل ہوئے۔ تقریباً 3:30 بجے دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ سائیکل سفر میں 140 واقفین نو، 11 سیکرٹریان 8 دیگر معاونین و مہمانان شریک ہوئے۔ اس سائیکل سفر میں کل 35 کلومیٹر سے زائد سفر کیا۔

ولادت

مکرم مسعود احمد نعیم صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم خوشنود احمد تبسم صاحب اور بہو مکرمہ حافظہ عائشہ کرن صاحبہ ربوہ کو ایک واقفہ نو بیٹی کے بعد مورخہ 19/اکتوبر 2013ء کو ایک واقف نو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مونس احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے مرحوم لیکچرار تعلیم الاسلام کالج و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی نسل سے اور مکرم محمود احمد شاہد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح، خادم دین، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک، صحت والی لمبی عمر والا اور جماعت کیلئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرمہ شمیم عزیز صاحبہ زوجہ مکرم عزیز احمد صاحب سیکرٹری تربیت نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم ملک اعجاز احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو سر میں گولی لگنے سے راہ مولا میں قربان ہوگئے قبل ازیں میرے بہنوئی مکرم محمد نواز صاحب کو بھی مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو راہ مولا میں قربان کردیا گیا تھا۔ میں ان تمام خواتین و حضرات کی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس شدید غم اور دکھ کے لمحات میں ہماری ڈھارس بندھائی اور ہمارے اس غم میں برابر کے شریک رہے ہمیں حوصلہ دیا۔ بعض نے اندرون ملک یا بیرون ملک سے بذریعہ فون ہمیں تسلی دی اور ہمارے غم کو بانٹنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔ خاکسار دعا کی درخواست کرتی ہے کہ مولا کریم میرے بہنوئی اور بھائی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے مجھے، میرے بھائی مکرم ملک رزاق احمد صاحب کراچی اور میرے بوڑھے والد صاحب کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سایہ تلے حفاظت سے رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم جمیل احمد طیب صاحب ترکہ مکرم منیر احمد عارف صاحب)

مکرم جمیل احمد طیب صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم منیر احمد عارف صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 11 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم جمیل احمد طیب صاحب (بیٹا)

2۔ مکرم نصیر احمد عارف صاحب (بیٹا)

3۔ مکرمہ فوزیہ فرحت صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرم طارق احمد عارف صاحب (بیٹا)

5۔ مکرمہ رضیہ منیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆……☆……☆……☆

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

نیند کی کمی دل کے لئے خطرناک

سات گھنٹے سے کم نیند سے امراض قلب اور دل کے دورے کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ہالینڈ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق دل کے دورے اور امراض قلب سے بچاؤ کیلئے نیند انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے اور روزانہ سات یا اس سے زائد گھنٹوں تک نیند پوری کرنے سے دل کے دورے اور امراض قلب کا خطرہ 24 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ نیند طرز زندگی کے 4 دیگر عناصر کی طرح اہم ہے اور اس سے امراض قلب کے باعث ہلاکتوں کو 57 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ دیگر صحت مند عادات جیسے ورزش اور خالص خوراک اپناتے ہوئے تمباکو اور الکوحل سے پرہیز کیا جائے تو دل کے دورے کا خطرہ 83 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

سب سے بڑا ریل ٹریک ماڈل

امریکی شخص نے دنیا کا سب سے بڑا ریل کے ٹریک کا ماڈل تیار کر کے دکھا دیا ہے۔ 8 میل لمبے اس ٹریک پر 100 سے زائد ٹرینیں اور 400 پل بنائے گئے ہیں اس انوکھے ماڈل کی تکمیل ایک یا 2 نہیں بلکہ 16 سال میں ہوئی ہے اور اس میں 3 ہزار عمارات کی چھوٹی نقول 50 ہزار درخت اور 40 سڑک عبور کرنے والے پلوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ بروس ولیمز نامی شخص نے اپنے گھر میں یہ انوکھا ماڈل تیار کیا ہے اور روزانہ کئی گھنٹے کام کر کے انہوں نے اپنے خواب کو حقیقت کی شکل دی ہے جسے اب وہ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے بچاؤ

جنوبی کوریا میں بچوں کو انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے روکنے کے لئے والدین اور سکولوں نے مل کر گھڑ سواری کا اہتمام کیا ہے۔ انٹرنیٹ بچوں کے لئے دنیا بھر کی معلومات اور آگاہی کیلئے اہم ترین ذریعہ ہے۔ تاہم انٹرنیٹ کا بے جا استعمال انتہائی مضر بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنوبی کوریا میں والدین اور سکولوں نے بچوں کیلئے گھڑ سواری کا اہتمام کیا ہے۔ بچوں نے گھڑ سواری میں خصوصی دلچسپی لی ہے۔ گھڑ سواری کی وجہ سے بچے نہ صرف انٹرنیٹ سے دور ہو گئے ہیں بلکہ ان کی میوزک اور آرٹ تھراپی میں بھی دلچسپی کم ہو گئی ہے۔ اس کاوش کی کامیابی پر والدین اور سکول انتظامیہ بہت خوش ہیں۔ کیونکہ اب بچے گھنٹوں انٹرنیٹ استعمال کر کے وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ گھڑ سواری جیسی صحت مند سرگرمی میں حصہ لیتے ہیں۔

(مرسلہ: ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب)

ضرورت میتھ ٹیچر

☆نصرت جہاں گرلز کالج میں میتھ کے لئے ایک ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت M.Sc, M.Phil ہو یا اس سے زیادہ ہو۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین ادارہ ہذا کی پرنسپل سے رابطہ کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

درخواست دعا

☆مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب کنری تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب کنری یورک ایسڈ بڑھ جانے کی وجہ سے آئی سی یو آغا خان ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ بے ہوشی کی کیفیت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

گرینڈ اوپننگ ونٹر کولیکشن
وردہ فیبرکس
قادیان جانے والے احباب کیلئے خصوصی رعایت کی جائے گی
کاٹن، اتحاد، کاٹن فردوس، کاٹن ستارہ، ہلکی کھدر، وول مرینہ، پرنٹڈ لیلن 3P بوتیک شرٹ، شرٹ پیس، نیز سردیوں کی مکمل ورائٹی آگئی ہے۔ نئے ڈیزائن اور کھلتے ہوئے کلر
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

ایم ٹی اے کے پروگرام
7 نومبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:10 am	قرآنک آرکیالوجی
3:00 am	خطبہ جمعہ 28 دسمبر 2007ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
8:05 am	قرآنک آرکیالوجی
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 17 مارچ 2004ء
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ یکم نومبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	حضرت امام حسینؓ کی سوانح حیات
8:40 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165

ربوہ میں طلوع وغروب 26/اکتوبر

طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:27

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام
26/اکتوبر 2013ء

1:05 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب 3 دسمبر 1995ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:25 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء

CASA BELLA
Home Furnishers
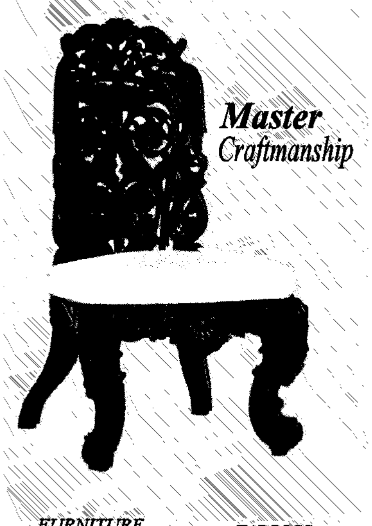

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36671178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

FR-10